بسلسلہ غامدیت

محمد رفیق چودھری

جاوید احمد غامدی کے من پسند اُصولِ تفسیر

کیا سورۃ النصر مکی ہے؟...... ایک جائزہ

نبی اکرم ﷺ چلتا پھرتا قرآن تھے تو صحابہ کرامؓ اس کے شاہد اور امین۔ بلا شبہ قرآنِ کریم کے جواہرات جب نبی ﷺ کی معصوم زندگی کی لڑی میں پروئے جاتے تو یہ ہار صحابہ کی نظروں کو خیرہ کرتا۔ چنانچہ بعد کے مفسرین قرآن پر آپؐ کے اصحابؓ کو یہی امتیاز حاصل ہے کہ قرآنِ مبین اُن کی زبان میں اُترتا تھا اور وہ اپنے سامنے وحیٔ نبوت کا مشاہدہ بھی کرتے تھے۔ ارشادِ گرامی: «ما أنا علیه و أصحابي» کی تعمیل کا ایک تقاضا یہ بھی ہے۔ اسی بنا پر قدیم مفسرین خواہ وہ فلسفی ہوں یا معتزلی (عقل پرست)، سب اس پر متفق نظر آتے ہیں کہ اگر قرآن کی کسی آیت یا سورت کا موقع محل صحابہ کرام متعین کر دیں تو اسے تسلیم کر لیا جائے۔ سورۃ النصر کے موقع محل کے حوالے سے جب حضرت عمرؓ کے سامنے علما کے ایک مجمع میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اسے نبیؐ کے قربتِ وصال کا اشارہ بتایا تو سب نے اس پر صاد کیا، لیکن دورِ حاضر کے ندرت پسند فلسفۂ فطرت (اعتزالی نیچریت) کے اُصولوں سے اس امر کے لیے کوشاں رہتے ہیں کہ قرآنی سُوَر یا آیات کو قرآنِ کریم کے اوّلین مخاطبین کو نظر انداز کر کے اپنے من پسند سانچوں میں جہاں چاہیں، فٹ کریں۔ درج ذیل مضمون اسی غلط 'اُصولِ تفسیر' کی نشاندہی کے لیے لکھا گیا ہے جو ہدیۂ قارئین ہے۔ (محدث)

اہل علم جانتے ہیں کہ سلف وخلف کے تمام مفسرین کے نزدیک سورۂ نصر مدنی ہے اور اس کے مدنی سورہ ہونے پر سب کا اتفاق اور اجماع ہے۔

مگر جناب جاوید احمد غامدی صاحب نے اس متفقہ اور مجمع علیہ امر میں بھی اختلاف پیدا کیا ہے اور ان کو سورۂ نصر کے مکی سورہ ہونے پر اصرار ہے۔ چنانچہ وہ اپنی اُلٹی تفسیر البیان (میں اس تفسیر کو اُلٹی اس لئے کہتا ہوں کہ یہ آخری سورتوں سے شروع ہوکر ابتدائی سورتوں کی طرف چلی آرہی ہے اور ابھی تک نامکمل ہے) میں لکھتے ہیں:

1 ''سورۃ النصر کا مرکزی مضمون آپؐ کے لئے سرزمین عرب میں غلبہ حق کی بشارت اور

www.KitaboSunnat.com

آپ ؐ کو یہ ہدایت ہے کہ اس کے بعد آپ ؐ اپنے پروردگار سے ملاقات کی تیاری کریں۔

سورۂ کافرون کے بعد اور لہب سے پہلے یہاں اس سورہ (النصر) کے مقام سے واضح ہے کہ سورۂ کوثر کی طرح یہ بھی، اُمّ القریٰ مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے مرحلہ ہجرت وبراءت میں آپؐ کے لئے ایک عظیم بشارت کی حیثیت سے نازل ہوئی ہے۔''

(البیان: صفحہ ۲۵۲، مطبوعہ ۲۰۰۰ء)

اس سے معلوم ہوا کہ غامدی صاحب سورۂ نصر کو مکی قرار دیتے ہیں اور ''مرحلہ ہجرت و براءت'' کے زمانے میں اس کا نزول بتاتے ہیں۔

❷ اسی بات کو وہ دوسرے مقام پر مختصر اور واضح طور پر یوں فرماتے ہیں کہ

''ساتواں باب سورۂ ملک سے شروع ہوکر سورۂ ناس پر ختم ہوتا ہے۔ اس میں آخری دو یعنی معوذتین مدنی اور باقی سب مکی ہیں۔'' (البیان: صفحہ ٦)

گویا غامدی صاحب کی رائے میں سورۂ نصر بھی مکی ہے کیونکہ وہ بھی سورۂ ملک اور معوذتین کے درمیان واقع ہے۔

❸ البتہ اُن کے نقطہ نظر کو مزید اچھی طرح سمجھنے کے لئے پہلے حوالے میں ایک دریافت طلب بات یہ ہے کہ 'مرحلہ ہجرت و براءت' سے اُن کی کیا مراد ہے تو اسے بھی خود ان کی زبانی سنئے، وہ لکھتے ہیں:

''مرحلہ ہجرت و براءت الماعون ۱۰۷ ...... الإخلاص ۱۱۲''

''قریش کے سرداروں کی فرد قرار دادِ جرم، اُنہیں عذاب کی وعید اور رسول اللہ ﷺ کے لئے بشارت کہ حرم کی تولیت اب اُن کی جگہ آپ ؐ کو حاصل ہوگی اور آپ کے دشمنوں کی جڑ اس سرزمین سے ہمیشہ کٹ جائے گی۔ ۱۰۷، ۱۰۸''

''اُمّ القریٰ کے ائمہ کفر سے آپ کا اعلانِ براءت اور سرزمین عرب میں غلبہ حق کی بشارت ۱۰۹، ۱۱۰''

''قریش کی قیادت، بالخصوص ابولہب کا نام لے کر اُس کی ہلاکت کی پیشین گوئی اور نبی ﷺ کی طرف سے، اس مرحلے کے اختتام پر عقیدۂ توحید کے فیصلہ کا اعلان۔ ۱۱۱، ۱۱۲''

(البیان: صفحہ ۱۴)

جاتا ہے۔ ہوگا ۴ میں سب سے پہلے مغربی ہی

www.KitaboSunnat.com

گویا غامدی صاحب کا خود ساختہ مرحلہ 'ہجرت و براءت' دراصل ہجرت سے پہلے کا مکی دور ہے اور وہ سورۂ نصر کو اسی دور کی نازل شدہ مکی سورت مانتے ہیں۔

۴ ایک اور مقام پر جناب غامدی قرآنِ مجید کے بارے میں اپنے خود ساختہ 'سات ابواب' میں آخری باب کی وضاحت کرتے ہوئے بھی سورۂ نصر کو مکی سورہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

> ''یہ قرآن مجید کا ساتواں باب ہے۔ اس میں الملك (۶۷) سے الناس (۱۱۴) تک ۴۸ سورتیں ہیں۔ ان سورتوں کے مضامین، اور اس باب میں ان کی ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے پہلی ۴۶ سورتیں اُمّ القریٰ مکہ میں، اور آخری دو الفلق اور الناس ہجرت کے فوراً بعد مدینے میں نازل ہوئیں ہیں۔''
> قرآنِ مجید کے دوسرے سب ابواب کی طرح یہ چیز اس باب میں بھی ملحوظ رہے کہ یہ مکی سورتوں سے شروع ہوتا اور مدنیات پر ختم ہوجاتا ہے۔'' (البیان: صفحہ ۱۱)

گویا غامدی صاحب کی رائے میں زمانی اعتبار سے بھی سورۂ نصر ہجرت سے پہلے مکہ میں نازل ہونے والی مکی سورت ہے۔ ہمارے نزدیک غامدی صاحب کی مذکورہ رائے نہ صرف یہ کہ غلط ہے بلکہ اجماعِ مفسرین اور اجماعِ اُمت کے بھی خلاف ہے۔ اس سلسلے میں ہم ذیل میں چند معتبر اور مستند تفاسیر کے حوالے پیش کرتے ہیں:

① تفسیر الکشاف از علامہ محمود زمخشری

> سورة النصر، مدنية وهي ثلاث آيات ...... روي أنها نزلت في أيام التشريق بمنى في حجة الوداع (تفسیر الکشاف: جلد۴/صفحہ ۲۹۳، مطبوعہ مصر)
> ''سورۂ نصر مدنی ہے، اس کی تین آیات ہیں... روایت ہے کہ یہ سورت ایام تشریق میں منیٰ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی تھی۔''

② تفسیر قرطبی از امام قرطبی

> وهي مدنية بإجماع وتُسمّى سورة التوديع ، وهي ثلاث آيات وهي آخر سورة نزلت جميعًا . قاله ابن عباس في صحيح مسلم
> (الجامع لأحكام القرآن، جلد۱۰/صفحہ ۲۲۹)

www.KitaboSunnat.com

''اور وہ (سورۂ نصر) مدنی ہے، اس کے مدنی ہونے پر اجماع ہے۔ اسے سورۂ تودیع (الوداعی سورت) بھی کہتے ہیں۔ اس کی تین آیتیں ہیں۔ یہ آخری مکمل نازل ہونے والی سورت ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابن عباسؓ کا یہی قول نقل ہوا ہے۔''

③ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابن کثیر

"تفسير سورة إذا جاء نصر الله والفتح وهي مدنية"

(تفسیر القرآن العظیم: جلد۴/ص۵۶۱، مطبوعہ بیروت)

''تفسیر سورہ أذا جاء نصر الله والفتح اور یہ سورۃ مدنی ہے۔''

④ تفسیر رازی از امام فخر الدین رازی

هذه السورة من أواخر ما نزل بالمدينة .

(تفسیر کبیر: جلد۳۲/ص۱۵۰، مطبوعہ تہران)

''یہ سورۃ مدینے میں نازل ہونے والی آخری سورتوں میں سے ایک ہے۔''

⑤ تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی

"وتُسمّى سورة إذا جآء، وعن ابن مسعود : أنها تُسمّى سورة التَّوديع لما فيها من الإيماء إلى وفاتِه عليه الصلاة والسلام وتوديعه الدنيا وما فيها ...... وهي مدنية على القولِ الأصح في تعريف المدني...... عن ابن عمر رضى الله عنهما أنه قال: هذه السورة نزلت على رسول الله ﷺ أوسط أيام التشريق بمنى وهو في حجة الوداع" (روح المعانی: ج۱۶/ص۴۵۸)

''اور یہ (سورۂ نصر) سورۂ إذا جآء بھی کہلاتی ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ کا قول ہے کہ اسے سورۂ تودیع (الوداعی سورت) بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں نبی ﷺ کی وفات اور آپؐ کے دنیا و مافیہا سے رخصت ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔ اور یہ 'مدنی' کی تعریف کے اصح قول کے مطابق مدنی سورت ہے...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں ایامِ تشریق کے وسط میں رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔''

⑥ تفسیر مراغی از احمد مصطفیٰ مراغی

هي مدنية وآياتها ثلاث، نزلت بعد التوبة (تفسیر مراغی: جلد۳۰/صفحہ۲۵۷)

''یہ (سورۂ نصر) مدنی سورت ہے، اسکی تین آیتیں ہیں اور یہ سورۂ توبہ کے بعد نازل ہوئی۔''

www.KitaboSunnat.com

پھر آگے چل کر علامہ مراغی لکھتے ہیں :

”وقد فَهِم النبي ﷺ من هذا أن الأمر قد تمَّ. ولم يبقَ إلا أن يَلْحَقَ بالرفيقِ الأعلىٰ“ (تفسير مراغي: جلد۳۰ رصفحہ۲۶۰)

”اوراس سورت کے نازل ہونے سے نبی ﷺ نے یہ بات سمجھ لی کہ اب کام ختم ہو چکا ہے۔ اب صرف 'رفیق اعلیٰ' سے ملنا باقی رہ گیا ہے۔“

⑦ تفسیر جلالین از علامہ محلی وسیوطی

”سورة النصر نزلت بمنى في حجة الوداع فتعد مدنية وهي آخر ما نزل من السور وآياتها ثلاث“ (جلالین: جلد ا رصفحہ ۸۲۵، مطبوعہ قاہرہ)

”سورۂ نصر منیٰ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی۔ اسے مدنی شمار کیا گیا ہے اور یہ نازل ہونے والی سورتوں میں سے آخری ہے، اس کی آیتیں تین ہیں۔“

⑧ فتح القدیر از امام شوکانی

”إذا جاء نصر الله والفتح وتسمى سورة التوديع هي ثلاث آيات وهي مدنية بلاخلاف“ (فتح القدیر: جلد ۵ رصفحہ ۷۲۴)

”یہ سورہ إذا جاء نصر الله والفتح ہے اور یہ الوداعی سورہ بھی کہلاتی ہے۔ اس کی آیات تین ہیں۔ اوراس کے مدنی ہونے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔“

⑨ البرہان فی علوم القرآن از بدرالدین زرکشی

یہ اگرچہ تفسیر کی کتاب نہیں ہے لیکن علوم القرآن کے موضوع پر سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی چار جلدیں ہیں۔ اس میں سورۂ إذا جاء نصر الله یعنی سورۂ نصر کو بالاتفاق مدنی سورتوں کی فہرست میں شمار کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: البرہان فی علوم القرآن، جلد اول رصفحہ ۱۹۴)

⑩ تدبر قرآن از مولانا امین احسن اصلاحی

یہ جناب جاوید احمد غامدی کے 'استاذ امام' کی تفسیر ہے جو پہلے ۸ جلدوں میں اور اَب ۸ جلدوں میں شائع ہورہی ہے۔ اس میں بھی سورۂ نصر کو 'بالاتفاق مدنی' قرار دیا گیا ہے۔ اور اصلاحی صاحب اسے صلح حدیبیہ کے بعد اور فتح مکہ سے پہلے کی نازل شدہ مدنی سورت مانتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

”ہجرت اور فتح و نصرت کے درمیان یہی وہ رشتہ ہے جس کے سبب سے یہ سورہ جو بالاتفاق مدنی ہے، ایک مکی سورہ کی مثنیٰ قرار پائی۔ اس سورہ کے زمانۂ نزول سے متعلق دو قول ہیں: ایک یہ کہ فتح مکہ کے بعد نازل ہونے والی سورتوں میں یہ سب سے آخری سورہ ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ فتح مکہ سے پہلے اس کی بشارت کے طور پر نازل ہوئی ہے۔ میرے نزدیک اسی دوسرے قول کو ترجیح حاصل ہے۔“ (تدبر قرآن: جلد۹/ صفحہ ۶۱۵، ۶۱۶)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تمام مفسرین اور علماے امت کے نزدیک سورۂ النصر مدنی سورت ہے۔ اس کے مدنی ہونے پر اجماعِ امت ہے اور امام قرطبی نے، جیسا کہ اُوپر مذکور ہوا، اس پر اجماع نقل کیا ہے اور امام شوکانیؒ کہتے ہیں کہ اس بارے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔

☜ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایک اجماعی اور متفق علیہ امر میں اختلاف پیدا کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

میرے نزدیک اس کا واحد سبب جناب غامدی صاحب کے وہ من گھڑت، خود ساختہ اور موضوعہ اُصولِ تفسیر و اُصولِ دین ہیں جن کا لازمی نتیجہ اُمت کے متفقہ اور مجمع علیہ مسائل میں بھی اختلاف کی صورت میں نکلتا ہے اور جس سے اُمت میں افتراق و انتشار پیدا ہوتا ہے۔

چنانچہ حدِ رجم کا مسئلہ ہو یا مرتد کی سزا کا، جہاد و قتال کا حکم ہو یا قراءاتِ سبعہ کا، حدود میں عورت کی گواہی کا مسئلہ ہو یا دیت کا، وحیِ خفی کی بات ہو، یا عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اُٹھا لینے کی یا پھر رسولوں کا قتل ممکن ہونے کی؛ وہ ہر معاملے میں اُمت سے الگ کھڑے نظر آتے ہیں اور غیر سبیل المؤمنين پر چلتے دکھائی دیتے ہیں۔ ع

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

اس کے باوجود ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ تعامل اُمت (جسے وہ ’سنت‘ کی اصطلاح بتاتے ہیں) کو مستند، معتبر اور حجت مانتے ہیں۔ ع

جناب شیخ کا نقش قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی!

محدث کا گزشتہ شمارہ ’حدود قوانین پر اشاعتِ خاص‘ کی وجہ سے محدود تعداد میں باقی رہ گیا ہے
دل چسپی رکھنے والے حضرات فوری رابطہ کریں ! ادارہ

www.KitaboSunnat.com